4623CH06

تین سوال

مگدھ کے قریب ایک گاؤں میں ایک عورت رہتی تھی ۔ اس کا شوہر مر چکا تھا۔ اُس کے ایک لڑکا تھا۔ وہ اپنے لڑکے کو پڑھانا چاہتی تھی۔ اس کی خواہش تھی کہ وہ پڑھ لکھ کر بڑا آدمی بنے اِس لیے اُس نے اپنے لڑکے کو ایک مدرسے میں داخل کر دیا۔ لڑکا بہت محنتی تھا وہ جلد ہی خوب پڑھنے لگا۔ اُس کا دل مدرسے میں خوب لگتا اور وہ اپنا سارا وقت پڑھنے لکھنے میں گذارتا۔

ایک رات لڑکے نے خواب دیکھا کہ اُس کی شادی مگدھ کی راجکماری کے ساتھ ہوگئی ہے۔ آنکھ کُھلی تو وہ بڑا خوش ہوا۔ اُسے بہت ہنسی آئی لیکن فوراً ہی اُسے خیال ہوا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ کہاں وہ اور کہاں مگدھ کی راجکماری۔ یہ سوچ کر اُسے بہت رونا آیا اور وہ پھُوٹ پھُوٹ کر رونے لگا۔ اس کی ماں نے جب یہ حالت دیکھی تو اُس نے کہا۔

”بیٹا! کیا بات ہے؟ کیسی طبیعت ہے ابھی تو تُو ہنس رہا تھا اور اب رو رہا ہے۔“
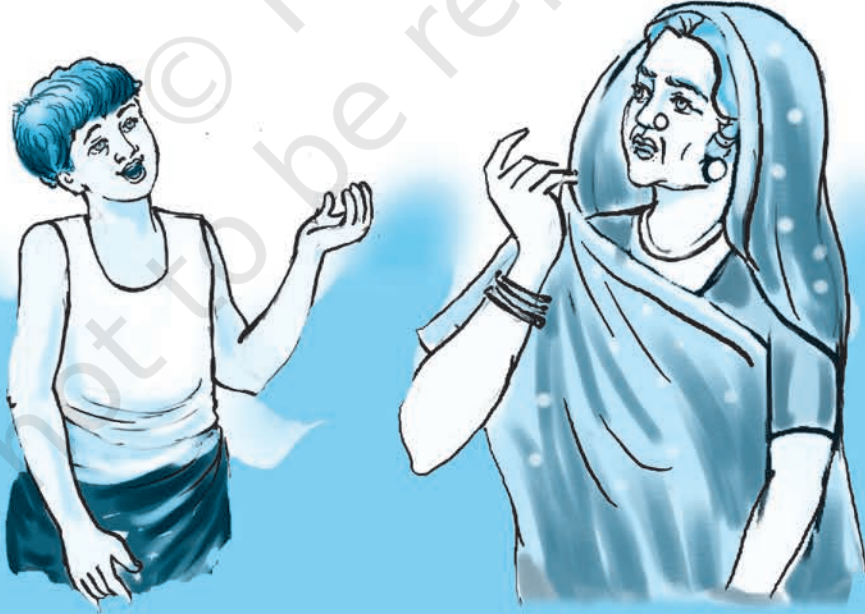
لڑکے نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ چُپ چاپ مدرسے چلا گیا۔ مدرسے میں بھی اُس کا دل نہ لگا۔ پڑھتے پڑھتے جب اُسے اپنے خواب کا خیال آیا تو وہ پہلے ہنسا اور پھر رونے لگا۔ اس کے گُرو نے رونے اور ہنسنے کی وجہ پوچھی لیکن وہ کچھ نہ بولا۔ اس بات پر گُرو کو بہت غصّہ آیا اور انھوں نے اُسے سزا دی۔

وہ جب گھر لوٹا تو اُس کی ماں نے اس کی بُری حالت دیکھی۔ وہ فوراً روتی پیٹتی راجا کے پاس گئی۔ راجا نے گُرو کو بُلایا اور سزا دینے کی وجہ پوچھی۔ گُرو نے کہا۔ ''حضور! جب میں سب لڑکوں کو پڑھا رہا تھا اُس وقت یہ پہلے تو ہنسا اور پھر رونے لگا۔ میں نے اِس سے اُس کے ہنسنے اور رونے کی وجہ پوچھی تو اِس نے کوئی جواب نہ دیا۔ اسی بات پر مجھے غُصّہ آ گیا اور میں نے اُسے سزا دی۔'' راجا نے لڑکے سے اس کے رونے اور ہنسنے کی وجہ پوچھی۔ لڑکے نے راجا کو بھی کوئی جواب نہ دیا۔ راجا کو بہت غُصّہ آیا اور اُس نے اُسے جیل میں بند کرنے کا حکم دے دیا۔ لڑکے کی ماں راجا کے سامنے بہت روئی مگر راجا نے اُس کو باہر نکلوا دیا۔

اسی طرح کچھ دن گزر گئے۔ ایک دن بازار میں کچھ اعلان ہو رہا تھا۔ لڑکا بھی جیل کی کوٹھری سے کھڑکی کے قریب آ کھڑا ہوا۔ اس نے سُنا کہ راجا کے پاس تین لکڑیاں ہیں جو کوئی اُسے یہ بتا دے کہ ان میں سے کون سی لکڑی سِرے کی

ہے، کون سی بیچ کی اور کون سی نیچے کی تو راجا اُسے ایک ہزار اشرفیاں دے گا۔لڑکے نے جب یہ سُنا تو بہت زور سے ہنسا۔اُدھر سے ایک بڑھیا گزر رہی تھی اُس نے پوچھا۔''بیٹا تو کیوں ہنس رہا ہے؟''

لڑکے نے کہا۔''امّاں یہ اعلان سُن رہی ہو، یہ کوئی مشکل بات ہے یہ تو میں ہی بتا سکتا ہوں۔''

بُڑھیا بہت خوش ہوئی اُس نے کہا۔''بیٹا تو مجھے بتا دے میں تجھے دُعا دوں گی۔لڑکے نے کہا۔''اچھا امّاں تم جا کر پانی کے حوض میں باری باری اِن تینوں لکڑیوں کو ڈالنا جو لکڑی ایک دَم سے پانی میں بیٹھنے لگے وہ سِرے کی ہوگی جو تھوڑی تیر کر پھر نیچے کی طرف جائے وہ بیچ کی ہوگی اور جو تیرتی رہے وہ سب سے نیچے کی ہوگی۔''

بُڑھیا خوش خوش چلی گئی۔اگلے دن دربار ہوا۔راجا نے ایک پھول رکھ دیا اور کہا کہ جو اِن سوالوں کے جواب دینا چاہے وہ پھول اُٹھا لے۔بُڑھیا فوراً آگے بڑھی اور اُس نے اس کے سوالوں کا جواب دے دیا۔راجا بہت خوش ہوا اور اُسے ایک ہزار اشرفیاں دے دیں۔

کچھ دن اسی طرح بیت گئے۔ایک دن پھر شور سنائی دیا تو لڑکا کھڑکی کے قریب آیا اس نے دیکھا کہ بُڑھیا آج بھی اس کی کھڑکی کے پاس کھڑی ہے۔لڑکے نے پوچھا''امّاں کیا بات ہے، کیا آج پھر راجا نے کوئی اعلان کرایا ہے؟ بُڑھیا اُسے دعائیں دینے لگی اور بولی۔''ہاں بیٹا مگدھ کے راجا نے ہمارے راجا کے پاس تین گائیں بھیجی ہیں اور ایک خط بھیجا ہے۔اب راجا نے اعلان کرایا ہے کہ جو کوئی یہ بتا دے کہ اس میں ماں کون سی ہے بیٹی کون سی ہے اور بیٹی کی بیٹی کون سی ہے اُسے دو ہزار اشرفیاں دی جائیں گی۔''

''ارے! یہ کیا مشکل ہے۔''لڑکا بولا۔

''بیٹا مجھے بتا دے دیکھ میں بڑی غریب ہوں تجھے دعائیں دوں گی اور آدھا انعام تجھے دے جاؤں گی۔''

لڑکے نے کہا۔''اچھّا تم ایسا کرنا کہ ایک جگہ ہری گھاس اکٹھا کر کے اس کے چاروں طرف بانس کا گھیرا بنا دینا۔ گھیرا اتنا اونچا ہو کہ گائے آسانی سے نہ کود سکے۔تین دن تک تم اِن گایوں کو بھُوکا رکھنا اور پھر اُنھیں چھوڑ دینا جو گائے سب سے پہلے گھیرے کو پھاند کر گھاس کھانے کے لیے اندر گھُس جائے۔اُسے بیٹی کی بیٹی سمجھنا جو اس کے بعد جائے وہ بیٹی اور جو سب سے آخر میں رہ جائے وہ ماں ہوگی۔''

بُڑھیا دعائیں دیتی چلی گئی۔ اگلے دن دربار ہوا اور اسی طرح راجا نے پھول رکھا۔ بُڑھیا نے بڑھ کر اُسے اٹھا لیا اور کہا۔ ''حضور مجھے تین دن کا وقت دیجیے میں آپ کو بتا دوں گی۔ راجا نے اُسے تین دن کا وقت دیا۔ بُڑھیا نے اسی طرح کیا جیسے لڑکے نے بتایا تھا اور چوتھے دن راجا کو سب بتا دیا۔ راجا بہت حیران ہوا اور اُس نے وہ انعام اُسے دے دیا۔ بُڑھیا خوش ہوتی ہوئی اس لڑکے کی کوٹھری سے گزری اور آدھا انعام اُسے دے دیا۔

کچھ دن گزر گئے۔ مگدھ کے راجا نے ایک دن راجہ کو خط لکھا۔ ''سُنا ہے تمھارے یہاں بہت عقلمند لوگ رہتے ہیں۔ میں اپنے کمرے میں چار کاغذ رکھ رہا ہوں ان میں انعام لکھے ہوئے ہیں جوان کو اس طرح نکالے کہ مجھے پتہ بھی نہ چلے اُسے انعام دیا جائے گا۔ ان کاغذوں کو پانے والے سے ہی میں راجکماری کی شادی کروں گا۔ اب اگر کوئی نوجوان یہ ہمّت کرے تو اپنی قسمت آزما سکتا ہے۔'' راجا نے اِس کا بھی اعلان کرا دیا۔ وہ چاہتا تھا کہ اس کے راج کی بات نیچی نہ ہو۔

بُڑھیا نے جب یہ اعلان سنا تو پھر لڑکے کے پاس آئی لڑکے نے کہا یہ کون سی مشکل بات ہے یہ کام تو میں بھی کر سکتا ہوں۔ بُڑھیا نے راجا کو خبر کر دی اور بُڑھیا سے راجا کو یہ بھی معلوم ہوا کہ اس کے دوسرے سوالوں کا جواب بھی اسی لڑکے نے بتایا تھا تو وہ بہت خوش ہوا۔ راجا نے لڑکے کو جیل سے باہر نکلوایا اور پوچھا ''کیا تم یہ کام کر سکتے ہو؟'' لڑکے نے کہا۔ ''مجھے دو نوکر اور چار مہینے کے کھانے کا خرچ چاہیے۔'' راجا نے اُسے دو نوکر بھی دے دیے اور چار مہینے کے لیے کھانے پینے کا خرچ بھی۔ لڑکے نے ان اشرفیوں سے جو بُڑھیا نے دی تھیں تجارت کا سامان خریدا اور مگدھ میں جا اُترا۔ اس نے ایک مکان کرایے پر لیا اور وہاں رہنے لگا۔ دو چار روز بعد اس نے محل کا چکّر لگایا محل پر بڑا سخت پہرہ تھا۔ کچھ دیر سوچنے کے بعد اس کے ذہن میں ایک ترکیب آئی۔ اس نے راج محل کے اصطبل کے رکھوالے سے بات کی اور اُسے روپیہ کا لالچ دیا، اصطبل کا رکھوالا اسے محل میں لے جانے کے لیے تیار ہو گیا، لڑکے نے کالے کپڑے پہنے اور چل دیا۔ اصطبل کے مالک نے اُسے گھاس کے اندر چُھپا کر محل میں داخل کر دیا۔ رات کے بارہ بجے تک وہ چُھپا رہا اور اس کے بعد کالے کپڑے پہن کر محل میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں اُسے راجا کے سونے کا کمرہ معلوم ہو گیا۔ کمرے کے باہر دو داسیاں کھڑی تھیں۔ لڑکے نے بلّی کی سی بولی آواز نکالی اور زمین پر بہت سارے موتی بکھیر

دیے۔ داسیاں جیسے ہی بلّی بھگانے دوڑیں، انھوں نے چمکدار موتی دیکھے تو وہ انھیں چُننے کے لیے بیٹھ گئیں، لڑکا جلدی سے کمرے میں داخل ہوگیا۔ اس نے دیکھا کہ راجا بے خبر سو رہا ہے۔ اُس نے کمرے میں ہر طرف نظر دوڑائی مگر کوئی ایسی جگہ نظر نہ آئی جہاں کوئی کاغذ ہوتا۔ اُس نے پلنگ پر نظر ڈالی تو پلنگ کے پائے خاص قسم کے نظر آئے اس نے سوچا ہو نہ ہو کاغذ ان ہی میں ہے۔ لڑکے نے فوراً ہی ایک ڈِبیا نکالی اور اس کو راجہ کے پیروں کے پاس چھوڑ دیا، اس ڈِبیا میں چیونٹیاں تھیں۔ جیسے ہی راجہ پر چیونٹیاں چڑھیں وہ گھبرا کر اُٹھا اور اپنے بدن کو کھجانے لگا۔ اس نے جب دیکھا کہ جسم پر چیونٹیاں ہی چیونٹیاں ہیں تو جلدی سے برابر کے کمرے میں کپڑے بدلنے چلا گیا۔ یہ لڑکا جو کالے کپڑے پہنے بھوت بنا ہوا کھڑا تھا جلدی سے نکلا اور پلنگ کو اُٹھا کر دیکھا۔ واقعی چاروں پایوں کے نیچے کاغذ رکھے تھے، جلدی سے کاغذ اُٹھا کر لڑکا کمرے سے نکل گیا، راجا کو پتہ بھی نہ چلا۔ صبح ہوتے ہوتے وہ پھر گھاس کے ڈھیر کے اندر چُھپ گیا اور اسی گھاس کے ذریعے جب محل سے باہر آ گیا تو اپنی کامیابی پر بہت خوش تھا۔ اُس نے جلدی سے بھیس بدلا اور اپنے ملک کو روانہ ہوگیا۔

چند روز بعد راجا کے پاس حاضر ہو گیا۔ راجا نے ان کاغذوں کو دیکھا تو بہت خُوش ہوا اور مگدھ کے راجہ کو خط بھیجا۔ مگدھ کے راجا کو جب معلوم ہوا کہ کوئی خاموشی سے اس کے کاغذ لے گیا تو اُس کی چالاکی پر حیران ہوا اور اپنی لڑکی کی اس نوجوان سے شادی کر دی اور اپنا آدھا راج بھی اُسے دے دیا۔ اور سب مِل جُل کر محل میں رہنے لگے اس طرح لڑکے کا خواب پورا ہوا۔

شادی کرنے کے بعد وہ اپنی ماں کے پاس گیا اور اُسے محل میں لے آیا۔ اس نے اپنے گُرُو کو بھی اپنے یہاں بُلا لیا۔ اس دن اس نے اس خواب کو سنایا جواب سچ ہو چکا تھا۔

بہار کی لوک کہانی

سوالات

1. عورت اپنے لڑکے کو کیوں پڑھانا چاہتی تھی؟
2. لڑکے نے کیا خواب دیکھا؟
3. لڑکے نے خواب کی بات کسی کو کیوں نہیں بتائی؟
4. راجہ نے لڑکے کو کیوں قید کر دیا؟
5. لڑکے نے پہلے سوال کا کیا حل بتایا؟
6. لڑکے نے گایوں کو پہچاننے کی کیا ترکیب بتائی؟
7. راجا کے چُھپائے ہوئے کاغذوں کو لڑکے نے کیسے تلاش کیا؟